1/4

1401B/103

دبل

بسم اللہ تعالیٰ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں:

(۱) عورت کیلئے بال کاٹ کر زلفے بنانا جائز ہے یا نہیں؟
اگر جائز ہے تو اسکیلئے کوئی حد مقرر ہے یا نہیں؟
مسلم کی ایک روایت ہے ازواج مطہرات سے کہ: "یأخذن من رؤسھن حتی تکون کالوفرۃ" (الحدیث) امام نووی رحمہ اس سے استدلال کر کے لکھتا ہے: "فیہ دلیل علی جواز تخفیف الشعر للنساء" - جبکہ بہت سے کتابوں میں لکھا ہے کہ عورت کیلئے بال کاٹنا حرام ہے جائز نہیں۔ برائے مہربانی مسئلہ مذکورہ کی وضاحت فرمائیں۔ فاجرکم علی اللہ۔

(۲) کسی شخص نے قربانی کیلئے گائے خریدا، ذبح کرنے سے پہلے گائے بدھک گئی لوگوں نے گولی مار کر زخمی کر دیا اسکے بعد ذبح کر ڈالا، کیا یہ قربانی صحیح ہو گی یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

السائل عبید اللہ دورۂ حدیث جامعہ ھذا۔
موبائل نمبر: 03138503036

نوٹ: سائل نے فون پر وضاحت کی ہے کہ گولی لگنے سے گائے زیادہ زخمی ہو کر جب زخم کی وجہ سے نڈھال ہو گئی تو اس وقت اسپیشل مابو = 03065288508 پاکر اسکو ذبح کیا۔

(جواب منسلک ہے)

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۶/۱۴۰۹
مورخہ ——

10233

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیا

۱..... اس کے جواب کے لئے منسلکہ فتوی ملاحظہ ہو۔ فتوی نمبر ۴۰/۷۳۳

۲..... مذکورہ صورت میں اگر صرف گائے پر قابو پانے کے لئے بسم اللہ پڑھے بغیر فائر کر کے اس کو زخمی کیا اور پھر قابو پا کر ذبح کیا تو چونکہ زخمی کرنے کی وجہ سے گائے میں عیب فاحش پیدا ہو گیا، لہذا قربانی درست نہ ہوگی۔

البتہ اگر ذبح کے وقت جانور بدک جائے تو اولاً تو ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے کہ اس کو زخمی کیے بغیر قابو پا کر ذبح کیا جائے، لیکن اگر ہر ممکن کوشش کے باوجود وہ کسی طور سے قابو میں نہ آئے، تو ایسی صورت میں وہ وحشی جانور کے حکم میں ہو جائے گا، اس صورت میں ذبح اختیاری ساقط ہو جائے گا، اور ذبح اضطراری کے احکام جاری ہوں گے، لہذا اگر اس صورت میں محدد یا نوکدار گولی یا نوک دار چھرہ والا کارتوس ذبح کی نیت سے بسم اللہ پڑھ کر فائر کیا جائے، تو چونکہ اس قسم کی گولی اور کارتوس میں زخم کھولنے اور چھید کرنے کی صلاحیت علی وجہ الاتم موجود ہے، لہذا یہ بھی آلات جارحہ میں داخل ہو کر تیر کے حکم میں ہے، لہذا اس قسم کی گولی سے زخمی کرنے کے بعد اگر جانور پر زندہ حالت میں قابو پانے سے پہلے ہی وہ مر جائے یا زندہ حالت میں قابو پا کر اس کو ذبح کر لیا جائے تو ایسی صورت میں قربانی درست ہوگی۔

واضح رہے کہ اگر گائے وغیرہ بدکنے کی صورت میں اس کو بنیت ذبح بسم اللہ پڑھ کر ایسی گولی فائر کر کے زخمی کیا جو نوک دار نہیں یا گول چھرہ والا کارتوس سے زخمی کیا تو اس سے قربانی درست نہ ہوگی۔ کیونکہ جانور زخمی ہو گیا اور قربانی کیا ہوں کیونکہ قربانی سے پہلے وہ عیب دار ہو گئی تھی (ماخذہ تبویب بتصرف ۱/۱۱۲۶)

وفی بدائع الصنائع (فصل فی شرائط جواز اقامة الواجب فی الأضحية)

أما الذی یرجع إلی محل التضحية فنوعان : أحدهما : سلامة المحل عن العيوب الفاحشة ؛ فلا تجوز العمياء ولا العوراء البين عورها والعرجاء البين عرجها وهی التی لا تقدر تمشی برجلها إلی المنسك والمريضة البين مرضها والعجفاء التی لا تنقی وهی المهزولة التی لا نقی لها وهو المخ.

و فی الفقه الاسلامی وأدلته (شروط صحة الأضحية)

سلامة الحيوان المضحی به من العيوب الفاحشة التی تؤدی عادة إلی نقص اللحم أو تضر بالصحة. كالعيوب الأربعة المتفق على كونها مانعة من الضحية

(جاری ہے)

وهى: العور البين والمرض البين والعرج والعَجَف الهُزال فلا تجزئ العوراء البين عورها والمريضة البين مرضها والعرجاء البين ضَلَعُها والعجفاء أو الكسير التى لا تُنقى.

و فى المحيط البرهانى (ج٨ ص٤٦٧)

ومن المشايخ من يذكر هذا الفصل أصلاً ويقول: كل عيب يزيل المنفعة على الكمال يمنع الأضحية وما لا يكون بهذه الصفة لا يمنع.

و فى الموسوعة الفقهية(العيب فى الاضحية)

اتفق الفقهاء على أن الحيوان المصاب بعيب من العيوب الأربعة لا يجوز ذبحه فى الأضحية وهى العيوب التى ورد فيها حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم عن البراء بن عازب قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : أربع لا تجوز فى الأضاحى العوراء بين عورها والمريضة بين مرضها ـ والعرجاء بين ظلعها والكسير التى لا تنقى ونقل النووى وابن رشد الإجماع على أن هذه الأربع لا تجزى فى الأضحية وأجمعوا على أن ما كان أخف من هذه العيوب الأربعة لا يؤثر ، وما كان من العيوب أشد من هذه العيوب الأربعة فهى أحرى أن تمنع كالعمى وكسر الساق مثلا .

فى سنن أبى داؤد(باب فى الذبيحة)

حدثنا مسدد حدثنا أبو الأحوص حدثنا سعيد بن مسروق عن عباية بن رفاعة عن أبيه عن جده رافع بن خديج قال :أتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله إنا نلقى العدو غدا وليس معنا مدى أفنذبح بالمروة وشقة العصا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أرن أو أعجل ما أنهر الدم وذكر اسم الله عليه فكلوا ما لم يكن سنا أو ظفرا وسأحدثكم عن ذلك أما السن فعظم وأما الظفر فمدى الحبشة وتقدم به سرعان من الناس فتعجلوا فأصابوا من الغنائم ورسول الله صلى الله عليه وسلم فى آخر الناس فنصبوا قدورا فمر رسول الله صلى الله عليه وسلم بالقدور فأمر بها فأكفئت وقسم بينهم فعدل بعيرا بعشر شياه وند بعير من إبل القوم ولم يكن معهم

(جاری ہے)

خيل فرماه رجل بسهم فحبسه الله فقال النبى صلى الله عليه وسلم إن لهذه البهائم أوابد كأوابد الوحش فما فعل منها هذا فافعلوا به مثل هذا.

وفى الدر المختار (٣٠٣/٦)

(وكفى جرح نعم) كبقر وغنم (توحش) فيجرح كصيد (او تعذر ذبحه) كان تردى فى بئر او ند او صال، حتى لو قتله المصول عليه مريداذكاته حل.

وفى الشامية تحته

وعن محمد ان الشاة اذا ندت فى الصحراء فذكاتها العقر ،وان ندت فى المصر لا تحل بالعقر لانها لا تدفع عن نفسها فيمكن اخذها فى المصر فلا عجز ،والمصر وغيره سواء فى البقر والبعير لانهما يدفعان عن انفسهما فلا يقدر على اخذهما وان ندا فى المصر.

وفى البحر الرائق (ج٨ ص٣٢٨)

وفى فتاوى الفضلى: شاة ندت وتوحشت فرماها صاحبها ونوى الأضحية فأصابها أجزأه عن الأضحية.

و فى فتاوى قاضى خان (ج٣ ص٢١٢)

شاة ندت فرماها صاحبها و نوى الأضحية فأصابها السهم و قتل جازت الأضحية لأنها التحقت بالوحشية. والله أعلم بالصواب

بشير احمد عفى عنه

بشير احمد عفى عنه

دارالافتاء جامعه دارالعلوم كراچى

٣ صفر ١٤٣٣ھ

٢٨ دسمبر ٢٠١١ء

الجواب صحيح

مفتى محمد تقى عثمانى عفى عنه

٣-٢-١٤٣٣ھ

الجواب صحيح

٥-٢-١٤٣٣ھ

الجواب صحيح

٥-٢-١٤٣٣ھ

الجواب صحيح

٥-٢-١٤٣٣ھ